تذکرہ خوش معرکہ زیبا مرتبہ مشفق خواجہ۔ تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر عظمت رباب

Dr. Azmat Rubab

Assistant Professor, Department of Urdu,

Lahore College For Women University, Lahore

Abstract:

Mushfiq Khawaja's talent found expression in many and varied forms.He was a poet,Researcher, Columnist and Textual Editor. He has edited many texts like 'Kulliyat e Yagana' and 'Iqbal' by Ahmed Deen. One of his major works is 'Tazkira Khush Maarka e Zeba' of Saadat Khan Nasir. In this article Dr. AzmatRubab has evaluated and analysed this clossal work. This Tazkira was also edited by Dr. Syyed Muhammad Shameem and wasPublished from Naseem Book Depot Lucknow in 1971. Dr. Azmat Rubab has aslo compared these two erudite works and pointed out differences between the two.

مشفق خواجہ دنیائے ادب میں بیک وقت محقق، شاعر، مدون اور کالم نگار کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ شاعری اور تدوین بظاہر دو مختلف شعبے ہیں لیکن یہ دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز نہیں ہوتے۔۔۔۔ کارکردگی کو متاثر نہیں کرتے۔ اپنے انٹرویو میں اس حوالے سے مشفق خواجہ بڑے دلچسپ انداز میں یوں تبصرہ کرتے ہیں:

> ”نہ شاعری نے تحقیق کو متاثر کیا ہے اور نہ ہی تحقیق نے شاعری کو۔ قصہ یہ ہے کہ شعر میں اسی وقت کہتا ہوں جب طبیعت اس طرف راغب ہوتی ہے۔ میں نے کبھی کاغذ پنسل رکھ کر عمداً شعر نہیں کہا۔ اشعار خود بخود نازل ہوتے ہیں اور یہ ان لمحوں میں ہوتے ہیں جب میں شام کے وقت چہل قدمی کے لیے جاتا ہوں۔ اکثر ایسا بھی ہوا ہے، میں نہایت سنجیدہ قسم کا تحقیقی کام کر رہا ہوں اور ایک لمحے کے لیے سر اٹھانے کی فرصت نہیں ہے کہ اچانک زبان پر شعر آ گیا۔ یہ صحیح ہے کہ

میرا کلام بہت کم ہے اس لیے کہ شعر کی کیفیت مجھ پہ کم کم طاری ہوتی ہے۔''(۱)

مشفق خواجہ نے درج ذیل متون مرتب کیے ہیں:

1۔تذکرہ خوش معرکہ زیبا (سعادت خاں ناصر) جلد اول مجلس ترقی ادب لاہور، 1971ء

2۔تذکرہ خوش معرکہ زیبا، جلد دوم مجلس ترقی ادب لاہور، 1972ء

3۔اقبال (احمد دین)، انجمن ترقی اردو کراچی پاکستان، 1979ء

4۔غالب اور صفیر بلگرامی، عصری مطبوعات کراچی، 1981ء

5۔کلیاتِ یگانہ، اکادمی بازیافت کراچی، 2003ء

مشفق خواجہ نے قدیم و جدید دونوں قسم کے متون کو مدون کیا ہے۔ایسا نہیں ہے کہ انھوں نے صرف قدیم ترین متون ہی کو اہم سمجھا ہو اور جدید متون کو نظر انداز کر دیا ہو۔ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہر قدیم متن اس قابل نہیں ہوتا کہ اسے مدون کر دیا جائے۔یہی وجہ ہے کہ انھوں نے یگانہ اور اقبال دونوں جدید شعرا پر کام کیا ہے۔کلیاتِ یگانہ اور احمد دین کی مرتبہ ''اقبال'' کو مرتب کر کے انھوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ کچھ جدید متون بھی ایسے نظر انداز ہوئے ہیں کہ ان کی تدوین ضروری ہے۔انھوں نے ایک انٹرویو میں اس بارے میں یوں اظہارِ خیال کیا ہے:

> ''میں ذاتی طور پر قدیم سے قدیم اور جدید سے جدید چیز میں یکساں دلچسپی رکھتا ہوں اور ایک طالب علم کی حیثیت سے میری کوشش ہوتی ہے کہ ہر نئی چیز سے باخبر رہوں۔میں نے قدیم ہی نہیں جدید شعرا پر بھی کام کیا ہے مثلاً یگانہ۔''(۲)

تدوین میں ان کا طریق کار یہ ہے کہ پہلے وہ دستیاب و معلوم مواد کی ممکنہ حد تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔مواد کے سلسلے میں جب ان کی تسلی ہو جاتی ہے تو پھر وہ اپنے کام کا طریق کار وضع کرتے ہیں۔اس پر سوچ بچار کرتے ہیں اور پھر تدوین کے مراحل پر عمل کرتے ہیں۔تذکرہ ''خوش معرکہ زیبا'' کی تدوین کرتے ہوئے انھوں نے پاکستان و ہندوستان میں دستیاب چاروں نسخوں کے بارے میں معلومات جمع کیں۔جو نسخے ان کے پاس نہ تھے اس کے عکس حاصل کیے اور پھر کام شروع کیا۔''کلیاتِ یگانہ'' کے مقدمے میں انھوں نے ان تمام نسخوں کا تعارف اور نئے مواد کی فراہمی تک رسائی کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔اسی طرح اقبال پر شائع ہونے والی پہلی کتاب ''اقبال'' مولفہ احمد دین کی دونوں طباعتوں تک رسائی اور پھر کام کا آغاز مشفق خواجہ کے طریقِ تدوین اور مسلسل محنت اور بنیادی ماٰخذ تک رسائی کو ظاہر کرتے ہیں۔وہ کام کو اس وقت تک شروع نہیں کرتے جب تک کہ انھیں تمام مواد دستیاب نہ ہو جائے۔اس سلسلے میں ان کا اپنا کہنا یہ ہے:

> ''میرا طریقہ کار یہ ہے کہ جب میں کسی موضوع پر کام کا ارادہ کر لیتا ہوں تو پھر ایک عرصے تک اس پر مواد جمع کرتا جاتا ہوں۔جب کافی مواد جمع ہو جاتا ہے تو

میں لکھنے کا کام شروع کر دیتا ہوں۔''(۳)

مشفق خواجہ کا طریق کار یہ ہے کہ وہ عام طور پر مصنف کے آخری نظر ثانی شدہ متن کو بنیادی متن کا درجہ دیتے ہیں اور دیگر متون کو اختلاف نسخ کے تحت حواشی میں درج کر دیتے ہیں۔ تدوین میں مقدمہ کی بہت اہمیت ہے۔ مقدمے میں مرتب متعلقہ متن اور صاحب متن کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس میں مدون اپنے تدوین کے طریق کار اور حواشی اور اختلافِ نسخ کے نظام کو بھی واضح کرتا ہے۔ کسی مرتبہ کتاب میں اگر مقدمہ تفصیلی نہ ہو تو اس متن کو سمجھا نہیں جا سکتا۔ مشفق خواجہ نے جن متون کو مدون کیا ہے ان کے مقدمے خاص طور پر حاصلِ مطالعہ ہوتے ہیں۔

تدوینِ متن کے سلسلے میں مولوی عبدالحق کی رہنمائی میں مشفق خواجہ نے سعادت خاں ناصر کے تذکرہ خوش معرکہ زیبا کو مدون کیا۔ ذیل میں اس کا تفصیل سے تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

مشفق خواجہ نے سعادت خاں ناصر کے تذکرے ''خوش معرکہ زیبا'' کو دو جلدوں میں مرتب کیا۔ مجلس ترقی ادب لاہور نے اسے شائع کیا۔ جلد اول 1971ء میں جبکہ جلد دوم 1972ء میں شائع ہوئی۔ مشفق خواجہ نے مقدمے میں تذکرے کے مصنف، حالات، خصوصیاتِ تذکرہ اور مخطوطوں کا تعارف درج کیا ہے۔ یہ مقدمہ ص 17 تا ص 110 پر محیط ہے۔

مقدمے کی ابتدا میں مشفق خواجہ نے سعادت خاں ناصر کے حالات بیان کیے ہیں۔ خوش معرکہ زیبا کے نسخۂ پٹنہ کے حواشی اور رصفا بدایونی کے تذکرہ شمیمِ سخن کی مدد سے ناصر کا سالِ وفات 1273ھ (1857ء) اور 1288ھ (1871ء) کے درمیانی زمانے میں متعین کیا ہے۔ مشفق خواجہ نے ناصر کے حالات کے حوالے سے لکھا ہے کہ محسن نے سراپا سخن میں انیس مقامات پر ناصر کا کلام دیا ہے اور ہر جگہ اس کے مختصر حالات لکھے ہیں۔ ان حالات سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ناصر کے والد کا نام رسالت خان تھا۔ شاعری میں وہ محمد حسن مذنب عرف چھوٹے مرزا کا شاگرد تھا۔

مشفق خواجہ بیان کرتے ہیں کہ ناصر کا ادبی و علمی ذوق اعلیٰ معیار کا تھا جس کا سب سے بڑا ثبوت خود یہ تذکرہ ہے۔ ناصر کو تاریخ اور مذہب سے بھی گہری دلچسپی تھی۔ عملی طور پر بھی وہ مذہبی آدمی تھا۔ وہ نماز روزے کا پابند تھا، مجلسوں میں شرکت کرتا تھا اور مرثیہ گوئی کو مذہبی فریضہ سمجھتا تھا۔ اہل بیت سے اس کی محبت عشق کے درجے تک پہنچی ہوئی تھی جس کا اظہار جا بجا اس تذکرے سے ہوتا ہے۔

ناصر نے زیرِ نظر تذکرے میں اپنی مندرجہ ذیل تصانیف کا ذکر کیا ہے:

1۔ پانچ دیوان 2۔ مثنوی مظہر معجزات

3۔ مثنوی مختار نامہ 4۔ گلشن سرور یعنی قصہ اگر وگل

ایشیا ٹک سوسائٹی کلکتہ میں ''مثنوی ناصری'' کے نام سے 97 اوراق کا ایک مخطوطہ ہے اور اس میں ناصر کی دو مثنویاں ہیں۔ پہلی اعتقادات کے بارے میں ہے اور دوسری حضرت علیؓ کے فضائل کے

بیان میں ہے۔(۴)

خوش معرکہ زیبا تاریخی نام ہے جس سے تذکرے کا سالِ آغاز 1261ھ برآمد ہوتا ہے۔ ناصر نے تذکرے کا نام ''خوش معرکہ'' رکھا تھا۔ میر اوسط رشک نے لفظ زیبا بڑھا کر اس کی تاریخ نکالی اور تذکرہ اسی نام سے مشہور ہوا۔ رشک نے اس تذکرے کی خوب تعریف کی ہے:

یہ تذکرہ اچھا ہے طور اس کا نرالا ہے
نام اس کا مصنف نے خوش معرکہ ٹھہرایا
اے رشک پسند آئی اس نسخے کی زیبائی
تاریخ یہی پائی ''خوش معرکہ زیبا''(۵)

ناصر نے یہ تذکرہ اردو زبان میں لکھا ہے اور اس کے خیال میں اس نے یہ جدت کی ہے۔ ناصر نے تذکرے کی تمہید میں ''عبارت ہندی'' کو اپنی ایجاد کہا ہے جو کہ درست نہیں ہے کیونکہ اس کے تذکرے سے قبل تذکرہ گلشن ہند (مرزا علی لطف)، گلدستہ نازنیناں (کریم الدین) اور گلستانِ بے خزاں (قطب الدین باطن) اردو میں لکھے جا چکے تھے۔ جس سے مرتب نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ناصر کی نظر سے یہ تذکرے نہیں گزرے ہوں گے ورنہ وہ ایسا دعویٰ نہ کرتا۔

ناصر نے دوسری جدت یہ کی ہے کہ تذکرے کو حروفِ تہجی سے مرتب کرنے کے بجائے استادی شاگردی کے تعلق پر اس کی بنیاد رکھی ہے۔ اس ''طرز اسامی شعرا'' کو ناصر نے اپنی ایجاد کہا ہے۔ اس کا یہ دعویٰ درست ہے کیونکہ خوش معرکہ زیبا سے پہلے اور بعد میں بھی کوئی تذکرہ اس نہج پر مرتب نہیں ہوا۔

ناصر نے درج ذیل تذکروں کا ذکر خوش معرکہ زیبا کے متن میں کیا ہے۔ خود اس کے بقول اس نے اپنے تذکرہ کی تیاری میں ان تذکروں سے مدد لی ہے

1۔تذکرہ ہندی (مصحفی)　　2۔ریاض الفصحا (مصحفی)
3۔عمدہ منتخبہ (اعظم الدولہ سرور)　　4۔گلشنِ بے خار (شیفتہ)
5۔تذکرہ احبا (شاہ حسین حقیقت)

خوش معرکہ زیبا تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں ایسے شعرا کا ذکر ہے جن کی ''استادی شاگردی معلوم'' ہے۔ دوسرے حصے میں وہ شعرا ہیں جن کی ''استادی شاگردی نامعلوم'' ہے۔ تیسرا حصہ شاعرات سے متعلق ہے۔ شاعروں کی کل تعداد آٹھ سو چوبیس ہے۔ ان میں سے چھ سو تینتالیس پہلے حصے میں، ایک سو اڑسٹھ دوسرے حصے میں اور چودہ تیسرے حصے میں ہیں۔ اصل تذکرہ پہلے حصے ہی کو سمجھنا چاہیے۔ ناصر نے تمام توجہ اسی پر صرف کی ہے۔ اس حصے میں اساتذہ، ان کے شاگردوں اور پھر شاگردوں کے شاگردوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس طریق کار کی وجہ سے شعرائے لکھنؤ کی ایک بڑی تعداد کا ذکر اس تذکرے میں آ گیا ہے۔(۶)

سعادت خاں ناصر مجلسی آدمی تھا اور اس کا حلقہ احباب خاصا وسیع تھا۔اس لیے خوش معرکہ زیبا کی شہرت تکمیل سے پہلے ہی ہو گئی تھی تاہم جب یہ تذکرہ مکمل ہوا تو اس کی شدید مخالفت ہوئی ۔اس مخالفت کے درج ذیل اسباب تھے۔

1۔ جہاں کہیں موقع ملا ہے ناصر نے تلامذۂ ناسخ کے خلاف لکھا ہے۔

2۔ مصحفی کے تلامذہ کے خلاف بھی ناصر نے لکھا ہے۔

3۔ ناصر نے بعض شعرا کے کردار پر انگشت نمائی کی ہے.

4۔ جن دنوں یہ تذکرہ لکھا گیا لکھنو کی ادبی فضا بڑی ہنگامہ خیز تھی۔آتش و ناسخ کی چپقلش ان کے شاگردوں میں منتقل ہو چکی تھی ،انیس و دبیر کے طرف داروں نے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔ایسے عالم میں کسی تذکرہ نگار کا ہر طبقے کے شعرا میں مقبول ہونا ممکن نہ تھا:

5۔ ممکن ہے ناصر نے بعض ہم عصر شعرا کے بارے میں من گھڑت واقعات لکھے ہوں یا کمزور روایات پر بھروسہ کیا ہو اور اس بنا پر بھی اس کی مخالفت ہوئی ہو۔

مشفق خواجہ نے مقدمے میں تفصیل سے خوش معرکہ زیبا کی خصوصیات مثالوں کے ساتھ درج کی ہیں۔ان کی فراہم کردہ یہ معلومات تذکرے کی خصوصیات کو متعین کرتی ہیں اور ناصر کے حالات ،تذکرے کے پس منظر،خصوصیات اور آخذ کے بارے میں یہ مقدمہ بنیادی معلومات فراہم کرتا ہے۔ مشفق خواجہ نے تذکرے کی جو خصوصیات بیان کی ہیں۔ان کو مختصراً ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

1۔ ناصر کی زیادہ تر توجہ اپنے عہد کے شعرا پر رہی۔اس لیے اس نے زیادہ سے زیادہ تذکروں سے استفادہ کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی اور جو تذکرے بآسانی مل گئے انھیں پر اکتفا کیا۔

2۔ ناصر نے اکثر جگہ اختصار سے کام لیا ہے۔ناصر نے مصحفی، سرور اور شیفتہ کے تذکروں کے شعرا کی بہت بڑی تعداد کو نظر انداز کر دیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ناصر اپنے تذکرے کو زیادہ ضخیم نہیں بنانا چاہتا تھا۔

3۔ بعض جگہ ایسا بھی ہوا ہے کہ ناصر نے آخذ تذکروں سے فائدہ نہیں اٹھایا اور شعرا کے حالات از خود لکھے ہیں۔

4۔ ماخذ تذکروں سے استفادہ کرتے ہوئے بعض عبارتوں کا ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔

5۔ ناصر نے عموماً آخذ تذکروں کے بیانات کو من وعن قبول کر لیا ہے لیکن کہیں کہیں ان تذکروں پر تنقید بھی ہے اور ان کے بیانات کو پرکھنے کی کوشش کی ہے۔

6۔ ناصر نے بعض شعرا کے سلسلے میں ایسی تفصیل سے کام لیا ہے جس کی مثال

اس سے پہلے کہیں نہیں ملتی۔ اس طرح ان شعرا سے متعلق بہت سی نئی معلومات سامنے آتی ہیں۔

7۔ جہاں کسی شاعر کے بارے میں کوئی واقعہ یا لطیفہ یاد آتا ہے ناصرا سے درج کر دیتا ہے۔ یہ واقعات ایک طرف شاعر کے بارے میں نئی معلومات پیش کرتے ہیں اور دوسری طرف تذکرے میں دلچسپی کی فضا بھی پیدا کر دیتے ہیں۔

8۔ ناصر نے بہت سے چشم دید واقعات بھی درج کیے ہیں۔ اس طرح تذکرے میں خود نوشت سوانح عمری کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔

9۔ ناصر نے صرف اپنے مشاہدے یا معلومات پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ دوسروں سے سنی ہوئی روایات کو بھی درج تذکرہ کیا ہے اور ایسے تمام مقامات پر راوی کا حوالہ دے دیا ہے۔

10۔ اس تذکرے کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ ناصر نے طنز و مزاح کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ مزاح پیدا کرنے کے لیے ناصر نے کہیں کہیں خاصی بے دردی سے بھی کام لیا ہے۔ اگر کسی شاعر میں کوئی جسمانی عیب ہے تو اسے بھی نشانۂ تضحیک بنایا ہے۔

11۔ شعرا کے خلاف لکھنے میں ناصر نے زیادہ احتیاط سے کام نہیں لیا۔ یا تو ذاتی عناد کی وجہ سے لکھا ہے یا پھر ادھر اُدھر کے سنے سنائے واقعات لکھ دیے ہیں۔

12۔ ناصر نے عشق و عاشقی خصوصاً امرد پرستی کی داستانیں خوب مزے لے کر بیان کی ہیں۔ اس سے جہاں ایک طرف خود ناصر کی رنگینیٔ طبع کا اندازہ ہوتا ہے وہیں دوسری طرف اس زمانے کی معاشرت کی تصویر بھی سامنے آ جاتی ہے۔

13۔ اس تذکرے سے متعدد شعرا کے بارے میں ایسی معلومات حاصل ہوتی ہیں جو کسی دوسرے ذریعے سے نہیں ملتیں۔ مثلاً امانت اور اندر سبھا کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح ناسخ کی امرد پرستی، مصحفی و انشا کی معرکہ آرائیوں کی تفصیل، ضمیر و دبیر کی باہمی ناراضی کا واقعہ، مثنوی میر حسن کے سبب تصنیف کا واقعہ اور میر تقی میر کے مزاج کے بارے میں ناصر نے جو واقعات لکھے ہیں وہ پہلی بار اسی تذکرے کے ذریعے منظر عام پر آئے ہیں۔

14۔ ناصر نے اپنے عہد سے پہلے کے اکثر شعرا کے بارے میں زیادہ تحقیق نہیں کی اور کسی ایک مآخذ تذکرے کو بنیاد بنا کر ان کے حالات لکھ دیے ہیں۔ اپنے

عہد کے شعرا میں سے بعض کے بارے میں تو بڑی تفصیل سے کام لیا ہے لیکن بیشتر کا ذکر ایک آدھ جملے میں ختم کر دیا ہے۔ شعرا کی پیدائش و وفات کے سلسلے میں بھی کوئی خاص التزام نہیں رکھا۔

مشفق خواجہ نے خوش معرکہ زیبا کا متن ترتیب دینے کے لیے چار مخطوطے مدِ نظر رکھے ہیں ۔اس تذکرے کے یہ چار مخطوطے ہی ملتے ہیں جنھیں مختلف ذرائع سے مشفق خواجہ سے جمع کیا، ان کا مطالعہ کیا، ان کی خصوصیات متعین کیں اور پھر اپنے طریق کار کے مطابق اس تذکرے کو مرتب کیا۔ یہ چار مخطوطے درج ذیل ہیں:

1۔نسخۂ خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، بانکی پور پٹنہ (نسخہ پٹنہ)
2۔نسخۂ کتب خانہ خاص انجمن ترقی اردو کراچی (نسخہ انجمن)
3۔نسخۂ کتب خانہ لکھنو یونیورسٹی (نسخہ لکھنو)
4۔نسخۂ مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (نسخہ علی گڑھ)

مشفق خواجہ نے چاروں نسخوں کا تعارف درج کیا ہے۔اس کی خصوصیات متعین کی ہیں اور اس میں شعرا کی تعداد کو درج کیا ہے۔ جو شعرا مذکورہ مخطوطے میں نہیں ہیں ان کی فہرست بھی درج کر دی ہے۔ان نسخوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

نسخۂ پٹنہ اس تذکرے کا قدیم ترین دستیاب شدہ نسخہ ہے۔اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس پر جا بجا حواشی درج ہیں جو خود مصنف کے قلم سے ہیں۔ان حواشی میں کہیں تو شعرا کے تراجم اضافہ کیے گئے ہیں اور کہیں متن کی عبارتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔اس مخطوطے کے کاتب کا نام کالکا پرشاد ہے۔ چند حواشی ایسے بھی ہیں جو کالکا پرشاد کے قلم سے ہیں۔خوش معرکہ زیبا کے چاروں مخطوطوں میں شعرا کی تعداد مختلف ہے۔ چاروں کی مجموعی تعداد 824 ہے۔نسخہ پٹنہ میں یہ تعداد 733 ہے۔

نسخہ انجمن بھی مصنف کی نظر سے گزر چکا تھا۔اس کا کاتب کوئی ماہر فن نہیں بس صاف ستھرا لکھنا جانتا تھا۔ حاشیوں پر لکھنے والے سے صیغہ واحد متکلم استعمال کیا ہے۔ مصنف کا تحریر کردہ چشم دید واقعہ اور حواشی میں اشعار کا اضافہ یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ نسخہ مصنف کے پیش نظر رہا اور اس میں وہ اضافے کرتا رہا۔نسخہ پٹنہ کی طرح اس نسخے کے شعرا کی تعداد بھی 733 ہے۔

نسخہ لکھنو کی کتابت 10 ذوالحجہ 1276ھ کو مکمل ہوئی ۔ترقیمے کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جس نسخے کی نقل ہے اس میں اغلاط بکثرت تھیں۔اس نسخے میں شعرا کی تعداد 772 ہے جو بقیہ تمام نسخوں سے زیادہ ہے۔

نسخہ علی گڑھ ناقص الطرفین ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت بھی معلوم نہیں ۔اس نسخے میں تذکرے کے شعرا کی مجموعی تعداد 688 ہے۔

مشفق خواجہ نے چاروں مخطوطوں کا تعارف کرانے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ پٹنہ اور علی گڑھ کے نسخے مصنف کے اصل یا قدیم ترین متن کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جبکہ کراچی اور لکھنو کے نسخے مصنف کے ترمیم شدہ متن پیش کرتے ہیں۔ وہ اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ پٹنہ اور علی گڑھ کے نسخوں میں شعرا کے تراجم کی ترتیب اس ترتیب سے مختلف ہے جو کراچی اور لکھنو کے نسخوں میں پائی جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ نسخہ ہائے انجمن و لکھنو میں ''استادی شاگردی'' کے علاوہ شہروں کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے اسی لیے یہ ترتیب مختلف ہے۔ اس طرح سے نسخوں کی زمانی ترتیب یوں بنتی ہے:

1۔ نسخہ علی گڑھ 2۔ نسخہ پٹنہ 3۔ نسخہ انجمن 4۔ نسخہ لکھنو

ان چاروں میں سے دو نسخے (پٹنہ و کراچی) مصنف کی نظر سے گزرے ہیں اور ان پر مصنف کے قلم کے حواشی ہیں۔ اس لیے مشفق خواجہ نے خوش معرکہ زیبا کے متن کی تدوین کرتے ہوئے نسخہ پٹنہ کو متن میں جگہ دی ہے اور نسخہ انجمن کے اختلافات حواشی میں دیے ہیں۔ ایسے حواشی جس میں مشفق خواجہ نے کوئی بات کہی ہے وہاں آخر میں مرتب لکھ دیا ہے ورنہ تمام حواشی نسخہ انجمن کی عبارتوں پر مشتمل ہیں جو اختلاف نسخ کو ظاہر کرتے ہیں۔

نسخہ انجمن کی جو عبارتیں یا اشعار نسخہ پٹنہ سے زائد ہیں انھیں متن میں قوسین میں دیا گیا ہے۔ اگر نسخہ پٹنہ میں اجمال ہے اور نسخہ انجمن میں تفصیل ہے تو نسخہ انجمن کی عبارت قوسین میں متن میں دی گئی ہے اور نسخہ پٹنہ کی عبارت حاشیے میں ہے۔ دونوں نسخوں میں بعض الفاظ سہو کتابت سے لکھنے سے رہ گئے تھے ان کو قلابین میں لکھ دیا گیا ہے۔ اسی طرح اگر دونوں نسخوں میں اگر کوئی شعر بالکل غلط تھا تو اسے ماخذ تذکروں یا متعلقہ شعرا کے دواوین کے مطابق مرتب نے درست کر دیا ہے اور ناصر کا پیش کردہ متن حاشیے میں دے دیا ہے۔ اس طرح درست متن کی پیش کش میں مدون (مشفق خواجہ) نے تمام ذرائع اختیار کیے ہیں۔

مشفق خواجہ نے خوش معرکہ زیبا کا املا جدید املا کے مطابق اختیار کیا ہے۔ یائے معروف و مجہول کے سلسلے میں بھی قدیم انداز ترک کر دیا گیا ہے۔ رموزِ اوقاف اور پیرا گراف کا استعمال بھی مدون کا قائم کردہ ہے۔ مخطوطوں کے املا اور انداز کی پیروی نہیں کی گئی اور اس طرح متن کی پیش کش جدید اندازِ املا کے مطابق کی گئی ہے۔

مرتب کی طرف سے انتخاب اشعار میں ایک ہی شاعر کی مختلف غزلوں کے اشعار کے درمیان لکیریں ڈالی گئی ہیں تا کہ مختلف زمینوں کے اشعار میں امتیاز کیا جا سکے۔ ہر شاعر سے پہلے اس کے نام کی سرخی اور نمبر شمار بھی مرتب کا اضافہ ہے۔

مشفق خواجہ نے تذکرے میں شامل فحش الفاظ کو متن میں شامل نہیں کیا بلکہ ان الفاظ کو حذف کر کے متعلقہ جگہ پر نقطے لگا دیے ہیں اور حواشی میں وضاحت کی ہے کہ یہاں سے کوئی ''فحش'' لفظ حذف

کیا گیا ہے۔ اخلاقی نقطہ نگاہ سے یہ بات بالکل درست ہے لیکن ادبی اور تدوینی نقطہ نگاہ سے یہ نکتہ بھی اہم ہے کہ اس طرح مکمل متن قارئین کی نظروں سے اوجھل رہتا ہے۔ دوسرے لکھنو کے شاعروں کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح کے الفاظ متن میں آنا لازم تھے۔ اس سے گریز متن کی تکمیل اور تفہیم میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید محمد شمیم انہونوی نے بھی تذکرہ خوش معرکہ زیبا کو ترتیب دیا ہے۔ یہ تدوین انھوں نے پی ایچ ڈی کے مقالے کے لیے کی تھی۔ ڈاکٹر شمیم کا مرتبہ ''خوش معرکہ زیبا''، نسیم بک ڈپو لکھنؤ سے جولائی ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر شمیم نے بھی مقدمے میں انھی چاروں مخطوطوں کا ذکر کیا ہے جو مشفق خواجہ نے بیان کیے تھے۔ ڈاکٹر شمیم انہونوی نے نسخہ لکھنو، نسخہ پٹنہ اور نسخہ علی گڑھ کا تعارف پیش کیا ہے۔ نسخہ انجمن کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''چوتھا نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کے کتب خانے میں موجود ہے۔ اس تک راقم الحروف کی رسائی نہ ہو سکی۔ سنا ہے کہ وہ پٹنہ والے نسخہ کی نقل ہے۔''(۷)

ڈاکٹر سید محمد شمیم کی یہ معلومات درست نہیں ہیں کہ نسخہ انجمن پٹنہ والے نسخہ کی نقل ہے۔ یہ درست ہے کہ زمانی ترتیب میں نسخہ پٹنہ کے بعد نسخہ انجمن ترتیب دیا گیا تاہم تذکرے کی ترتیب، متن میں تبدیلیاں، بعض شعرا کے تراجم کا اخراج اور کچھ شعرا کا اضافہ، انتخاب اشعار میں کمی بیشی، شعرا کے بارے میں متعدد بیانات میں تبدیلیاں ایسے نکات ہیں جو نسخہ انجمن کو نسخہ پٹنہ سے مختلف ٹھہراتے ہیں۔ مشفق خواجہ نے یہ تمام تفصیلات اپنے مرتبہ تذکرے کے مقدمے میں درج کی ہیں۔

ڈاکٹر سید محمد شمیم نے خوش معرکہ زیبا کی تدوین کرتے ہوئے متن کی بنیاد مخطوطہ لکھنؤ پر رکھی ہے اور نسخہ پٹنہ سے اس کی عبارتوں کا مقابلہ کر کے حواشی میں اختلاف نسخ درج کر دیے ہیں جبکہ وہ جملے یا عبارتیں جو صرف نسخہ لکھنؤ میں موجود ہے اس کے نیچے خط کھینچ دیا ہے۔ جو اشعار نسخہ پٹنہ میں ہیں اور نسخہ لکھنؤ میں نہیں ان کے درمیان پ بنا دیا گیا ہے اور جو اشعار صرف نسخہ لکھنو میں ہیں اور نسخہ پٹنہ میں نہیں ہیں ان کے درمیان ل بنا دیا گیا ہے۔

قلت رزق کو سنت تو سمجھ اے ناصر
فقر و فاقہ ہی رہا آل عبا کے گھر میں(۸)

ڈاکٹر سید محمد شمیم نے تذکرے کی خصوصیات کو بھی مختصر الفاظ میں درج کیا ہے۔ یہ خصوصیات کم وبیش وہی ہیں جو مشفق خواجہ نے تفصیل کے ساتھ اپنے مقدمے میں درج کی ہیں۔

مشفق خواجہ نے جن الفاظ کو فحش قرار دے کر انھیں تذکرے کے متن سے حذف کر دیا تھا اور ان الفاظ کی جگہ نقطے لگا دیے تھے ڈاکٹر شمیم انہونوی نے ان الفاظ کو حذف نہیں کیا بلکہ متن کی عبارت کے مطابق درج کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سید محمد شمیم کے پیشِ نظر چونکہ نسخۂ انجمن نہ تھا اس لیے ان کے مرتب تذکرے میں شعرا کی تعداد ۸۱۸ ہے جبکہ کل تعداد ۸۲۴ ہے۔ وہ چھ شعرا کا ذکر نہیں کر سکے کیونکہ ان چھ شعرا کا تذکرہ نسخۂ انجمن میں ہے اور تذکرے کے کسی دوسرے نسخے میں نہیں۔ مشفق خواجہ نے مقدمے میں ان کے درج ذیل نام دیے ہیں۔

1۔ بہجت، مکھن لال 2۔ ذرہ، شنکر لال 3۔ شوق، میر علی ضامن

4۔ عطا 5۔ محتشم، شہزادہ سلطان مرزا 6۔ موج، میر کاظم حسین

مشفق خواجہ اور ڈاکٹر شمیم کے مدون متون کے تقابل سے یہ دلچسپ بات بھی دیکھنے کو ملتی ہے کہ ایک مرتب نے جو الفاظ یا مصرع متن میں درج کیا ہے دوسرے نے اسے حاشیے میں درج کیا ہے مشفق خواجہ نے مصرع متن میں لکھا ہے اور ڈاکٹر شمیم نے اسے حاشیہ میں دیا ہے:

''اک برہمن زادہ یوں کہتا تھا کل مل مل کے ہاتھ''(۹)

اسے شمیم انہونوی نے اسے متن میں یوں درج کیا ہے جبکہ مشفق خواجہ نے حاشیہ میں درج کیا ہے:

''اک برہمن زادہ کل کہتا تھا یہ مل مل کے ہاتھ''(۱۰)

تذکرے کے تمام متن میں ایسی مثالیں کثرت سے دونوں نسخوں کے تقابل سے مل سکتی ہیں۔

تدوینِ متن میں مشفق خواجہ مواد کی فراہمی، تاریخ سے دلچسپی، قدیم وجدید متن سے یکساں دلچسپی، تفصیلی مقدمے، حواشی کا مفصل نظام، اختلافِ نسخ کا اہتمام اور اپنی محنت کی خصوصیات کی بدولت تدوین کے دبستانِ کراچی میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے مدون کیے گئے متون اردو ادب اور تدوین کے طلبا کے لیے رہنمائی کا کام انجام دیتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ طاہر مسعود، مشفق خواجہ (ایک انٹرویو)، مشمولہ: مشفق خواجہ۔ ایک مطالعہ، مرتبہ: خلیق انجم، ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر نئی دہلی، جلد نمبر ۲۵، دسمبر ۱۹۸۵ء

۲۔ ایضاً، ص: ۳۰

۳۔ ایضاً، ص: ۳۳

۴۔ مشفق خواجہ (مرتب) تذکرہ خوش معرکہ زیبا، سعادت خاں ناصر، لاہور: مجلس ترقی ادب، جلد اول ۱۹۷۱ء، مقدمہ ص: ۲۹

۵۔ ایضاً، ص: ۴۵، ۴۶

۶۔ ایضاً، ص: ۴۰، ۴۱

۷۔ سید محمد شمیم انہونوی، ڈاکٹر، (مرتب) تذکرہ خوش معرکہ زیبا، سعادت خاں ناصر، لکھنو: نسیم بک ڈپو، جولائی

۱۹۷۱ء، مقدمہ، ص:۸

۸۔ ایضاً، متن ص:۶۲

۹۔ تذکرہ خوش معرکہ زیبا مرتبہ مشفق خواجہ متن، ص:۱۳

۱۰۔ تذکرہ خوش معرکہ زیبا مرتبہ شمیم انہونوی، متن، ص:۱۹

☆......☆......☆